فون نمبر ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ

جلد ۲۵/۶۰	۷ر جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ، یکم احسان ۱۳۵۰ہش، یکم جون ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جس طرح مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن بغیر دعا کے زندہ نہیں رہ سکتا

جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کا متولی ہو جاتا ہے

"دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے...... بڑی بات جو دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ قرب الٰہی ہے دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے اور وہ اس کا متولی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ جب انسان حد بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں، ناکامیابیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے وہ اُن سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ تعلق حکام کے ذریعہ قسما قسم کے حیلہ وفریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کی راہ نکالتا ہے۔ لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتا ہے اب اگر ان دُنیا داروں کے غموم وہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کیساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب کے مقابل اول الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں۔ لیکن یہ مصائب وشدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے۔ ان کی خوشحالی اور سکون میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تولّی میں پھر رہے ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۷ صـ ۵۹-۶۰)

"دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہیئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر دُنیا سے الگ ہو جاوے...... جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا ــــــ اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں اور خدا سے دُعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صـ ۲۷۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۳۰ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف قلب کی شدید تکلیف ہو گئی جو دو گھنٹہ تک رہی اس کے بعد سے ضعف دماغ کی شکایت ہے۔"

احباب جماعت نہایت درد والحاح کے ساتھ حضور کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۳۱ ہجرت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

دو دن تک طبیعت بہتر رہی۔ مگر کل سے پھر سر اور جسم میں درد کی شکایت ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ ۲۹ رمئی کو تعلیم الاسلام کالج کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد وانعامات اپنی روایتی شان کے مطابق نہایت سادہ اور پُر وقار طریق پر منعقد ہوا خطبۂ اسناد ملک کے نامور دانشور، ماہر تعلیم، شاعر اور نقاد جناب ڈاکٹر سید صفدر حسین چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا نے پڑھا۔

(جلسہ تقسیم اسناد کی روداد اور محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے خطبہ کا متن آئندہ اشاعتوں میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

خاکسار کی چچی جان (اہلیہ محترمہ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی) گذشتہ دنوں بجلی کا کرنٹ لگنے کی وجہ سے گر پڑی ہیں۔ بائیں کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی اور دائیں بازو میں بھی شدید درد ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

نیز خاکسار کے چچا جان حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی بھی (جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب میں سے آخری صحابی ہیں۔) اکثر بیمار رہتے ہیں اور انہیں ضعف اور بے چینی کی شکایت ہے احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(قاضی) عبد السلام بھٹی۔ دارالیمن شمالی ربوہ

تیسرے ڈاکٹر کی سیرالیون کو روانگی

نصرت جہاں تبشیر سکیم کے تحت ہمارے تیسرے ڈاکٹر مکرم ایم۔ ایس۔ حسن صاحب مع اہل وعیال لاہور سے ۲۹ رمئی کو سیرالیون کیلئے روانہ ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور وہاں ارضِ بلال کے باشندوں کی خدمت کے ساتھ ساتھ اپنے ملک پاکستان کے نام کو بھی روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں (ماخذ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر وایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم احسان ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس زمانہ کی بدترین لعنت

اخباری اطلاعات کے بموجب آج کل لاہور پولیس نے سینماؤں کے فحش اشتہاروں کے خلاف بڑی مستعدی سے مہم شروع کر رکھی ہے۔ فحش اشتہارات منظر عام پر لگانا ممنوع قرار دیا گیا ہے اور اس کی خلاف ورزی قابل مواخذہ جرم ٹھہرائی گئی ہے۔ اس میں شک نہیں اس قسم کے اشتہاروں کی ممانعت اور ان کے خلاف مہم ایک خوش آئند بات ہے اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ مغربیت کے سیلاب بلاخیز کے باوجود جس کی لپیٹ میں قریباً ہر مشرقی ملک کا معاشرہ آیا ہوا ہے قوم کی اخلاقی حس ابھی مفلوج نہیں ہوئی۔ بلکہ اسلامی اقدار کی پاسداری کے زیر اثر اس میں مزید بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ جبھی تو اس قسم کی پابندی ضروری خیال کی گئی۔ اس لحاظ سے پولیس حکام کی یہ مساعی یقیناً قابل ستائش ہیں۔

تاہم یہ امر اپنی جگہ کچھ کم مضحکہ خیز نہیں ہے کہ بر سر عام فحش اشتہارات کی نمائش تو ممنوع ہو لیکن فحاشی کے آئینہ دار انہی مناظر کو سینما گھروں میں بیٹھ کر دیکھنے اور فریب خوردگی کے زیر اثر ان سے لطف اندوز ہونے کی کھلے بندوں اجازت ہو۔ فحاشی بہرحال فحاشی ہے خواہ اس کی منظر عام پر نمائش کی جائے یا سینما گھروں کے اندر اس کے مناظر دکھائے جائیں یہ منطق سمجھ سے بالا ہے کہ منظر عام پر اس کی نمائش کا تو اخلاق پر برا اثر پڑے اور اگر چوری چھپے اس کا نظارہ کیا جائے تو انسان کی اخلاقی حالت متاثر نہ ہو۔

اس قسم کی محدود پابندی کے حق میں یہ دلیل دی جا سکتی ہے کہ فحش اشتہاروں کا روکنا اس لئے ضروری ہے کہ وہ ہر کس و ناکس کی نظروں میں آتے ہیں جو شخص انہیں نہیں دیکھنا چاہتا وہ خواہ مخواہ اس کے سامنے بھی آکر اس کی روحانی کوفت کا باعث بنتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو فحش مناظر فلم کے اندر دکھائے جاتے ہیں وہ فقط انہی لوگوں کے سامنے آتے ہیں جو ٹکٹ خرید کر اپنی مرضی سے انہیں دیکھنے کے لئے سینما گھر میں پہنچتے ہیں۔ اس طرح فحاشی کی نمائش اور اخلاقی نقطۂ نگاہ سے اس کی ہلاکت آفرینی کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے یہ استدلال اپنی تمام تر باریکی اور موشگافی کے باوجود اسلامی نقطہ نگاہ سے کہاں تک درست ہے؟ اس سوال کا جواب محمد عثمان صاحب کے الفاظ میں ہم ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ وہ اپنے مضمون بعنوان "ثقافتی نقطہ نظر" مطبوعہ روزنامہ "امروز" بابت ۲۵ مئی ۱۹۷۱ء میں رقمطراز ہیں:-

"جہاں تک ایک نظریاتی (بالخصوص اسلامی) مملکت کی ثقافتی تعمیر نو کا تعلق ہے ایسی موشگافیوں سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ ایک نظریاتی معاشرہ کے نقطۂ نظر سے یہ سوال ہی بے محل اور مہمل ہے کہ فحش مناظر دیکھنے کا موقع کسی کو دیا جائے اور کسی کو نہ دیا جائے۔ یہاں تو اصل سوال یہ ہوگا کہ فحش مناظر ترتیب دینے، فلمانے اور دکھانے کی اجازت ہونی چاہیئے کہ نہیں"۔

محمد عثمان صاحب کے اس جواب سے صاف ظاہر ہے کہ فحاشی کی اشاعت پر جزوی پابندی عائد کرنے سے مغربی تہذیب کے جلو میں آنے والے فحاشی کے سیلاب اور اس کی ہلاکت آفرینی کا سدباب نہیں ہو سکے گا۔ فحش فلموں کی بند کمروں میں نمائش اندر ہی اندر اخلاقی اقدار کو پامال کرتی رہے گی اور بالآخر مغربی ممالک کی طرح ایک وقت ایسا بھی آسکتا ہے کہ جب فحش اشتہارات ہی نہیں بلکہ فحش مناظر کی بر سر عام نمائش بھی "سماجی ضابطۂ اخلاق" کا ایک جزو شمار ہونے لگے۔ جزوی پابندی کو غنیمت سمجھنے کے باوجود اصل بات جس کے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے یہی ہے کہ سرے سے فحش اور مخرب اخلاق فلموں کی تیاری اور سینما گھروں میں ان کی نمائش ہی ممنوع قرار پانی چاہیئے۔ خرابی کے اصل سرچشمہ کو بند کئے بغیر محض جزوی پابندیوں سے معاشرہ کی اصلاح ہرگز نہیں ہو سکتی۔

سینما بینی کے ان مہلک اثرات کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے قریباً ۴۰ سال پہلے ہی بھانپ لیا تھا۔ آپ نے اسی وقت ہی بخوبی محسوس کر لیا تھا کہ اگر اس وبا کو نہ روکا گیا تو آئندہ نسلوں کی اسلامی ماحول میں تربیت عنقا ہو کر رہ جائیگی یعنی اسلام اور اس کی روحانی تہذیب کے ساتھ ان کا قلبی تعلق کسی صورت بھی برقرار نہ رہ سکیگا۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۳۴ء میں ہی احمدیوں کو سینما بینی سے کلی طور پر روک دیا تھا۔ حتیٰ کہ آپ نے اسے موجودہ زمانہ کی بدترین لعنت قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ یہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا۔ وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بیہودہ فسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ شرفا ان میں جاتے ہیں تو ان کا مذاق بھی بگڑ جاتا ہے۔ اور ان کے بچوں اور عورتوں کا بھی جن کو وہ سینما دیکھنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ دسمبر ۱۹۳۴ء)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سینما میں دکھائی جانے والی مخرب اخلاق فلموں کے جن مہلک اثرات اور خطرات سے آج سے قریباً چالیس سال پہلے خبردار فرمایا تھا وہ آج پوری شدت کے ساتھ منظر عام پر آ چکے ہیں حتیٰ کہ لاہور پولیس کے لئے سینما کے فحش اشتہاروں کے خلاف کارروائی ناگزیر ہو گئی ہے۔ ہر چند کہ اس کارروائی کی حیثیت محض جزوی پابندی سے زیادہ نہیں ہے پھر بھی یہ پابندی غنیمت اور بسا غنیمت ہے۔ لیکن سینما بینی کے مخرب اخلاق اثرات کی وجہ سے معاشرہ جن روحانی امراض میں مبتلا ہوتا چلا جا رہا ہے ان کا علاج اس جزوی پابندی سے ممکن نہیں۔ علاج تو اسی نسخہ سے ہوگا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے قریباً ۴۰ سال قبل تجویز کیا تھا اور احمدی نوجوانوں کو ان امراض کا شکار ہونے سے محفوظ کر دکھایا تھا۔ وہ نسخہ یہی ہے کہ نہ صرف ایسے مخرب اخلاق فلم دیکھے ہی نہ جائیں بلکہ ان کی تیاری اور سینما گھروں میں ان کی نمائش سرے سے ممنوع قرار دے دی جائے۔

ایسا ممکن ہو سکے گا یا نہیں اور ہوگا تو کب؟ اس کا جواب وقت دے گا البتہ وہ لوگ جو موجودہ زمانہ کی اس بدترین لعنت سے ابھی تک محفوظ ہیں ان پر یہ عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی نئی نسلوں کو اس بدترین لعنت سے محفوظ رکھنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

جینے اور زندگی گزارنے کے قرینے

اسلام ایک فطری مذہب ہے وہ رہبانیت کا ہرگز قائل نہیں۔ وہ دنیا میں رہنے اور یہاں کی زندگی کی تمام ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی تعلیم دیتا ہے البتہ وہ اس امر کا سخت مخالف ہے کہ انسان دنیا کا ہو رہے اور اسی کی لذتوں کو ہی اپنا مقصود بنا لے۔ وہ انسان کو دنیا میں رہنے اور دنیا کمانے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ ہوشیار و بیدار رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دنیا میں رہو لیکن دنیا سے دل نہ لگاؤ۔ دنیا میں رہتے ہوئے لو خدا ہی سے لگا رہے۔

دنیا میں جینے اور زندگی گزارنے کے اس قرینہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف مثالوں سے واضح فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک مثال ذیل میں ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے:-

۱- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا کہ تو دنیا میں اس طرح رہ گویا تو ایک مسافر بلکہ رستہ چلنے والا ہے نیز آنحضرتؐ نے مزید فرمایا کہ جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کر اور صبح ہو تو شام کا یقین نہ رکھ اور اپنی صحت میں مرض کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے زاد حاصل کر۔ (بخاری)

رحمت کے سایہ میں آرام پانے والے

قیامت کے دن جب کہیں سایہ میسّر نہ ہوگا اللہ تعالیٰ سات اشخاص کو خاص اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے گا۔ اور دوسروں کے مقابلہ میں وہ ہر طرح سے امن میں ہوں گے۔ وہ سات خوش نصیب کون ہیں؟ اس کی تفصیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہوئے مبارک الفاظ میں یہ ہے:-

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ
يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ
شَابٌّ نَشَأَ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ
وَقَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ
إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ
إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ
اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ
وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ
عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ
ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ
إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ
بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا يَعْلَمَ
شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ۔

یعنی جس دن خدا کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور سایہ نہ ملنے کی وجہ سے لوگ سخت تکلیف میں ہوں گے اُس دن خدا تعالیٰ سات آدمیوں

(باقی صفحہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

(تقریر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء)

(۲)

بہر حال نتیجہ ظاہر ہے کہ ماں باپ نے ظاہری جمال کی بناء پر نام رکھا ہوگا۔ حساب نسب کے ماہرین نے حسب و نسب پر نظر کرکے عتیق لقب دیا۔ اور ہادی برحق اور ماینطق عن الھویٰ کے مصداق نے اس بناء پر عتیق کہا کہ ان کی نظر میں وہ آگ سے آزاد تھے

لقب صدیق کی وجہ تسمیہ

قرآن کریم کے بیان کے مطابق مقام صدیقیت نبوت کے بعد سب سے بڑا انعام ہے صدیق اکبر کا لقب امت میں حضرت ابوبکرؓ کو نصیب ہوا صدیق صدق سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنے صادق القول صادق العمل صادق الوعد کے ہیں مولانا محمد قاسم اپنی کتاب تحذیر الناس میں اس مقام کی تشریح یوں فرماتے ہیں:۔

"مصداق نبوت وہ کمال علمی ہے جیسا کہ مصداق صدیقیت بھی وہ کمال علمی ہے چنانچہ نبأ اور صدق بھی جو ماخذ اوصاف مذکورہ ہے اس بات پر شاہد ہے نبا خود خبر کو کہتے ہیں جو اقسام علوم یا معلوم میں سے ہے اور صدق اوصاف علم میں سے ہے۔ نبوت اور صدیقیت میں وجہ فرق فاعلیت و قابلیت ہے۔ جو آفتاب و آئینہ میں وقت تقابل معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ حدیث مرفوع قولی جس کا یہ مطلب ہے کہ جو میرے سینہ میں خدا نے ڈالا تھا وہ میں نے ابوبکرؓ کے سینہ میں ڈالدیا اس پر شاہد ہے۔ مگر نبی کو نبی اس لئے کہتے ہیں کہ خبر دار یا خبردار کرنے والا ہوتا ہے صدیق کو صدیق اسلئے کہتے ہیں کہ اس کی عقل بجز قول صادق قبول نہیں کرتی (تحذیر الناس صفحہ ۱۲)

علامہ ابن عبد البر اپنی کتاب استیعاب میں صدیق کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتے ہیں

لبدارہ الی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کل ما جاء بہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیل بل قیل لہ الصدیق فی خبر الاسراء

صدیق کا لقب اسلئے آپ کو دیا گیا کہ آپ نے ہر اس امر کی تصدیق کی کہ جو رسول مقبول لائے اور یہ وجہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اسراء کے بارہ میں جو آپ نے تصدیق کی تھی اس کی بناء پر یہ لقب دیا گیا

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ یمن کی طرف گئے ہوئے تھے مکہ واپس آئے تو صنادید قریش عقبہ بن ابی معیط شیبہ۔ ربیعہ ابوجہل۔ ابو البختری وغیرہم کو ملے آپ نے پوچھا کوئی خبر۔ انہوں نے کہا بہت بڑی خبر۔ یتیم ابی طالب یزعم انہ نبی مرسل۔ ابوطالب کا یتیم کہتا ہے کہ میں نبی ہوں اور رسول ہوں اور ہم ابوبکرؓ تیری انتظار میں ہیں کہ تم آؤ تو کوئی بات ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو کسی طور پر ٹال کر حضرت خدیجہؓ کے گھر پہنچے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اِنّی رسولُ اللہ الیک والی الناس۔ ہاں میں خدا کا پیغمبر ہوں اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا صدقت یدک فانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ ہاتھ بڑھائیے میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے رسول ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فانصرفت وما بین لابتیھا اشد سرورا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اسلامی کہ جب میں واپس ہوا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے باسیوں میں میرے اسلام کی وجہ سے سب سے زیادہ خوش تھے۔

پھر جب واقعہ اسراء ہوا تو حضور نے اسے بیان فرمایا تو تعجب اور تکذیب نے پھر زور پکڑا کہ یہ کس قسم کی باتیں کرتا ہے تب کفار نے سمجھا کہ اب موقع ہے ابوبکرؓ کو نعوذ باللہ منحرف کرنے کا چنانچہ وہ آپ کے پاس آئے اور کہا۔ سنا ہے اب وہ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا ہے انہوں نے کہا اس کا کہنا ہے کہ وہ بیت المقدس گئے ہیں اور مسجد اقصیٰ گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو پھر کیا ہوا انی لاصدقہ فیما ھو ابعد من ذالک اصدقہ بخبر السماء غدوۃ او روحۃ (اسد الغابہ ۲۰۶/۳) تم اس کی مسجد اقصیٰ کی خبر لانے پر حیران ہو میں تو اس سے بڑی بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ صبح و شام آسمان کی خبریں لاتے ہیں اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے فلذلک سمی ابوبکر الصدیق۔ اس وجہ سے ابوبکر کا لقب صدیق پڑا

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لقب کی وجہ مثنوی میں یوں فرماتے ہیں۔

لیک آں صدیق حق معجز نخواست
گفت ایں رو خود نہ گوید غیر راست

لیکن اس صدیق حق نے کوئی معجزہ نہ مانگا اور یہی کہا کہ یہ چہرہ ہی پکار رہا ہے کہ اس سے سچ کے علاوہ کچھ صادر نہیں ہوتا

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ حلفاً کہتے ہیں کہ صدیق کا لقب آسمان سے اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کے لئے نازل کیا۔ مستدرک حاکم میں ہے۔

سمعت علیاً یحلف انزل اللہ تعالیٰ اسم ابی بکر رضی اللہ عنہ من السماء صدیقا (مستدرک ۶۲/۳)

مامور زمانہ کی تصدیق میں اولیت یقیناً اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان فضلوں میں سے ہے اور یہ اسے ہی عطا ہوتا ہے جسے مرتبہ صدیقیت عطا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ما دعوت احدا الی الاسلام الا کانت لہ عنہ کبوۃ وتردد ونظر الا ابابکر ما عتم حین ذکرتہ لہ وما تردد فیہ (اسد الغابہ ۲۰۶/۳)

ہر شخص جس کو میں نے اسلام کی طرف بلایا اسے کچھ ہچکچاہٹ اور تردد ضرور ہوا سوائے ابوبکر کے جس کو میں نے اسلام کی دعوت دی تو اس نے بلا توقف قبول کیا۔

(ابن ہشام میں عتم کے بجائے عکم کے الفاظ ہیں اس کے معنے بھی وہی ہیں۔ ابن ہشام ۱۶۵/۱)

اولیت ابوبکرؓ

اوپر کے بیان سے واضح ہوجاتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے مصدق تھے

علامہ ابن عبد البر لکھتے ہیں:

ھو اول من اسلم من الرجال واول من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الاستیعاب ۳۴۱/۱)

کہ حضرت ابوبکرؓ مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور سب سے پہلے حضور کے ساتھ نماز بھی آپ ہی نے پڑھی۔

ابراہیم نخعی، ابن عباس اور بعض صحابہ نے بھی یہی کہا ہے وہ سب سے پہلے ایمان لائے

حضرت حسان بن ثابتؓ آپ کے اس وصف کا ذکر اس شعر میں کرتے ہیں۔

الثانی التالی المحمود مشھدہ
واول الناس منھم صدق الرسلا
(اسد الغابہ ۲۰۶/۳)

وہی ثانی ہیں اور آپ کے بعد آنیوالے ہیں جن کی مشکلات میں موجودگی کی تعریف کی گئی ہے اور وہی شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔

اور صحابہ میں سے یہ شرف بھی صرف آپ کو حاصل ہوا کہ آپ کی چار پشتوں نے بحالت اسلام رسول خدا کو دیکھا والد ابو قحافہ صحابی بیٹا عبد الرحمن صحابی۔ عبد الرحمان کا بیٹا ابو عتیق صحابی۔ ابن عبد البر لکھتے ہیں

کان اول من اسلم من الرجال واسلم ابوہ وولدہ وولد ولدہ ولہ صحبۃ"
(استیعاب ۳۴۱/۱)

اسلام لانے کے بعد

سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد ہر مشکل مقام میں حضورؐ کے ساتھ کھڑے ہوتے اور تبلیغ اسلام میں لگے رہے اسلام سے پہلے آپ مکہ کے معروف با اخلاق تاجر تھے آپ اپنی قوم میں قابل اعتماد تھے دیت وغیرہ کے معاملہ میں لوگ صرف آپ پر اعتماد کرتے تھے۔ آپ جس دیت کے ضامن بنتے لوگ اسے قبول کرلیتے آپ کے اخلاق اور حسن معاملہ کا ہر طرف شہرہ تھا اور آپ لوگوں کی نظر میں ایک محبوب شخصیت تھے علم میں آپ سند جانے جاتے تھے۔ ان کی ذات مرجع خلائق تھی۔

ابن ہشام میں مذکور ہے۔

وکان ابوبکر رجلا مألفا لقومہ محببا سھلا وکان انسب قریش لقریش واعلم قریش بھا وبما کان فیھا من خیر وشر وکان رجلا تاجرا ذا خلق ومعروف وکان رجال قومہ یاتونہ ویألفونہ لغیر واحد من الامر لعلمہ وتجارتہ وحسن مجالستہ۔
(ابن ہشام ۱۶۵/۱)

حضرت ابوبکرؓ اور تبلیغ اسلام

اسلام لانے کے ساتھ ہی آپ اپنے حلقہ میں تبلیغ میں لگ گئے نتیجہ یہ ہوا کہ شروع میں ہی حضرت عثمان بن عفان زبیر ابن العوام عبد الرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص طلحہ بن عبید اللہ رضوان اللہ علیہم آپ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے اور یہ پانچوں وہ جلیل القدر صحابہ ہیں جن میں سے ہر ایک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں جنت کی بشارت دی یعنی اصطلاحاً اہل اسلام میں عشرہ مبشرہ میں سے ہوئے ایک ایک کا نام لیکر حضورؐ نے فرمایا یہ جنتی ہے (ترمذی)

امام جلال الدین سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء میں ذکر کیا ہے کہ سب سے پہلے اعلانیہ تبلیغ کرنیوالے حضرت ابوبکرؓ تھے وہ لکھتے ہیں

وکان اول خطیب دعا الی اللہ والی رسولہ (تاریخ الخلفاء)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو مخاطب ہوکر فرمایا لان یھدی بک رجل واحد خیر لک

من حُمُرِ النَّعَمِ۔ (بخاری)

حضرت ابوبکرؓ کے ذریعے ایمان لانیوالے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ایمان لانے والے وہ تھے۔ جنہوں نے تاریخ اسلام میں انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ حضرت عثمانؓ تیسرے خلیفہ راشد ہوئے۔ جنہوں نے جان دیکر مقام خلافت کی حفاظت کی جو ذوالنورین کہلائے کہ جن کے عقد میں یکے بعد دیگرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں۔ جن کے متعلق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش عسرۃ کے بعد منبر پر چڑھ کر دوبارہ فرمایا۔

ما علی عثمان ما عمل بعد ھذا
(ترمذی)

عثمان نے حق ادا کر دیا اس کے بعد جو کرے اس پر الزام نہیں۔

حضرت زبیرؓ بن العوام۔ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد تھے جن کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیٌّ وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ۔ (ترمذی)

ہر ایک نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیرؓ ہے۔

یہ آپ نے اُس وقت فرمایا تھا۔ جب احزاب کے بعد سخت سردی اور بارش کے بعد حضورؐ نے صحابہ کو آواز دی اور سردی کی وجہ سے صحابہ ٹھٹھر چکے تھے کہ زبیرؓ نے کہا لبیک۔ اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور یہاں یہ وہی مرد باثبات تھے جو احد کے دن سخت معرکہ میں حضور کے ساتھ رہے تھے۔ اور یہی وہ شجاع تھے جو یرموک کے دن ایک لاکھ لشکر کفار کی صفوں کو چیر چیر جاتے تھے۔ یہ وہ بزرگ صحابی ہیں جنہیں سب سے پہلے خدا کی راہ میں تلوار کو بے نیام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (اکمال فی اسماء الرجال)

عبدالرحمانؓ بن عوف

وہ دل کے غریب صحابی تھے کہ خدا نے ڈھیروں ڈھیر دولت سے نوازا لیکن اپنے غریب ساتھیوں کو کبھی نہ بھولے۔ اور ایک بار جب مدینہ میں قحط پڑا تو اپنا سارا تجارتی قافلہ جو غلے سے آیا تھا مع باردانہ خدا کی راہ میں دے دیا۔ احد کے دن بیس سے اوپر زخم کھائے تھے۔ اور سامنے کے دانت بھی شہید کروائے تھے۔

سعدؓ بن ابی وقاص

یہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں احد کے دن جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فداک ابی و امی۔ (بخاری)

میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ سوائے سعدؓ کے حضور نے کسی کو یہ نہیں کہا کہ میرے ماں باپ دونوں تم پر قربان (اکمال) میں آپ کی یہ اولیت درج ہے۔ اول من رمی فی سبیل اللہ۔ یہ وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے سب سے پہلا تیر خدا کی راہ میں پھینکا۔

طلحہ بن عبید اللہ

وہ فدائی صحابی ہیں جن کے جسم پر احد کے دن ۷۵ سے اوپر زخم آئے اور ان کا ایک ہاتھ حضور کو بچاتے ہوئے احد کے دن شل ہو گیا تھا۔ قیس روایت کرتے ہیں۔

رَاَیْتُ یَدَ طَلْحَۃَ شَلَّاءَ وَقٰی بِھَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ۔ (بخاری)

یہ تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے مسلمان ہونے والے اور سعد بن ربیعہ شہید احد کے قول کے موجب متبعین کی قربانی کا ثواب متبوع کو بھی ملتا ہے تو یقیناً ان کی قربانیوں کی کچھ جزا اس کو بھی ملے گی۔ جس کی تبلیغ اور نیک نمونہ کی تاثیر کی وجہ سے یہ مسلمان ہوئے۔

ابوبکرؓ کے بال نوچے گئے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حقیقی معنوں میں اب شمع رسالت کے پروانے تھے۔ وہ ہزار جان سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا رہے۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے معاندین قریش نے مسجد حرام کے پاس سوال و جواب کرنا شروع کیا۔ پھر پکڑ کر زدوکوب کرنے لگ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شور و غل سنا تو دوڑتے ہوئے آئے اور کہا۔

وَیْلَکُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَاءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ۔

تمہارا برا ہو اس عظیم الشان سے اس لئے لڑتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور یہ تمہارے پاس روشن دلائل لے کر آیا ہے

چنانچہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تو چھوڑ دیا اور حضرت ابوبکرؓ کو مارنے لگ گئے آپ کی بیٹی حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ ابا گھر آئے۔

فَجَعَلَ لَا یَمَسُّ شَیْئًا مِنْ غَدَائِرِہٖ اِلَّا جَاءَ مَعَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
(استیعاب ۳۴۳)

آپ جب بالوں کی مینڈھی کو ہاتھ لگاتے وہ آپ کے ہاتھ میں آجاتی اس پر بھی کوئی شکوہ نہ تھا۔ بلکہ فرماتے رہے۔ تبارکت یا ذا الجلال والاکرام۔

ابن ہشام کی روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تکلیف پر روتے تھے اور کہتے تھے ظالمو اس لئے ظلم کرتے ہو کہ یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے (ابن ہشام ۱/۱۸۶) حضور کی تکلیف پر چشم پرنم اور اپنی تکلیف پر تبارکت یا ذا الجلال والاکرام کا ورد فتبارک من علّم وتعلّم۔ مبارک وہ آقا جس نے یہ درس عشق سکھایا اور مستدرک حاکم کی روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں آ کر یہ کہا تو انہوں نے کہا۔

ھٰذَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ الْمَجْنُوْنُ

یہ دیوانہ ابن ابی قحافہ آگیا۔

ہاں ہاں وہ دیوانے تھے لیکن محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے دیوانے تھے اور عشق و محبت کے کھیت یہ دیوانے ہی سینچا کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ؎

عاقل کا یہاں پر کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

اور جب عقبہ بن ابی معیط نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں پٹکا ڈال کر گلا گھونٹنا چاہا تو اس وقت بھی سیدنا حضرت ابوبکرؓ ہی دوڑتے آئے تھے۔

(اسد الغابہ ۳/۲۱۳ وبخاری جز ثانی)

بلالؓ اور عامرؓ بن فہیرہ کو خرید کر آزاد کیا

مکی زندگی میں صحابہ پر ظلم کے پہاڑ توڑے جاتے کون سا ظلم تھا جو ان پر روا نہ رکھا جاتا اسلام لانے والوں میں سے جن کا کوئی قبیلہ یا مددگار نہ ہوتا ان پر ظلم کرتے وقت کمینہ خصلت دشمن کے ہاتھ کو کون روک سکتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے (استیعاب ۱/۳۴۲) جب آپ نے ہجرت کی تو ۵ ہزار باقی رہ گئے۔ (طبقات کبیر ۳/۱۲۲) یہ سب مال اب خدا کی راہ میں خرچ ہو رہا تھا۔ حضرت بلالؓ پر جب سختیاں ہوتی دیکھیں تو حضور کے فرمانے پر ان کو خرید کر آزاد کیا۔ اسی طرح اور غلاموں کو بھی آپ نے آزاد کیا۔ حدیثوں میں غلام آزاد کرنے کا ثواب یہ بیان کیا گیا ہے ابوہریرہؓ راوی ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مسلمان شخص کو آزاد کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کے ہر عضو کو آگ سے بچائے گا۔ (بخاری جلد ۲)

باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم عبدالواحد صاحبؓ مانسہرہ کا ذکر خیر

(محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد)

حکیم صاحب کی عمر ۷۰ سال تھی۔ آپ ایک علمی خاندان کے فرد تھے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی۔ سال ۱۹۲۴ء میں طبیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے اور زبدۃ الحکماء کی سند حاصل کی۔ نبض کے ذریعہ تشخیص مرض کا خداداد ملکہ آپ کو خصوصیت سے حاصل تھا۔ اور ان کے استاد بھی اسی کمال میں اُن پر رشک کرتے تھے۔

اسی عرصہ قیام لاہور میں احمدیت کی تعلیم سے روشناس ہوئے اور جب اختلافی مسائل پر عبور حاصل کر لیا تو پھر ان کا علماء سے بحث مباحثہ شروع ہو گیا۔ بعد میں جلد ہی آپ نے بیعت بھی کر لی۔ ہمیشہ تبلیغ میں سرگرم رہتے اور کچھ عرصہ سلسلہ کی طرف سے مبلغ بھی تعینات رہے لیکن عمر کا بیشتر حصہ انہوں نے آنریری تبلیغ میں گذارا اور ان تھک مبلغ کا کام کرتے رہے۔ ان کی دعاؤں اور سعی سے میں احمدی ہوا جس کی وجہ سے میں ان کو اپنا محسن خیال کرتا ہوں۔ ان کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو ہدایت اور رشد حاصل ہوا۔ قرآن کریم سے ان کو عشق تھا۔ پرانی کتب سے احمدیت کی تائید میں کچھ بھی حاصل ہونے کا پتہ لگتا تو اپنے خرچ پر وہ کتاب منگواتے اور علماء سے بحث مباحثہ کرتے۔ جماعت میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کا منصب ہمیشہ سے ان کو حاصل رہا۔ تقسیم ملک سے قبل وہ دہلی رہے۔ جب کہ جماعت کی طرف سے ایک دواخانہ کا قیام دہلی میں ہوا تھا۔ حکیم صاحب اسی دواخانہ میں طبیب کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ علمی مشغلہ کے اعتبار سے جماعت دہلی میں بھی ان کا حلقہ واقفیت وسیع تر رہا۔ بڑے صاحب حوصلہ اور متحمل مزاج تھے۔ خلافت سے وابستگی اور عقیدت خاص تھی۔ ہمیشہ خلافت کی انوار و برکات ان کے موضوع بحث رہتے سلسلہ کے لئے انتہائی غیرت رکھتے تھے۔ وفات سے قبل اپنے لڑکوں کو خاص طور پر خلافت سے وابستگی رکھنے کی وصیت فرمائی۔ دوران بیماری جب کوئی دعاءِ صحت کرتا تو آپ کہہ دیتے کہ میرے آئندہ کے امتحان میں کامیابی کی دعا کریں۔ آپ نے اپنے پیچھے۔ خطیب الرحمن۔ جمیل الرحمن۔ عبدالرشید ارشد۔ عبدالحمید۔ عبدالباسط۔ پانچ پسران ایک لڑکی اور ایک بیوہ چھوڑے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو احمدیت کے نور سے منور رکھے اور خیر و برکات سے نوازے۔ آمین۔

رحمت کے سایہ میں آرام پانے والے

(بقیہ صہ ۲)

کو اپنی رحمت کے سایہ میں آرام دے گا وہ یہ ہیں :- حاکم انصاف کرنے والا، جوانی میں خدا کی عبادت کرنے والا، وہ شخص جس کا عبادت سے ایسا لگاؤ ہو کہ مسجد سے نکلنے کے بعد پھر وہیں لوٹنا چاہے، وہ دو آدمی جو خدا کے واسطے ملیں اور جدا ہوں، وہ شخص جو یادِ خدا سے چشم گریاں رہے، وہ شخص جس سے خوبصورت، مالدار عورت اور مرتبہ والی عورت زنا کی خواہش کرے تو وہ خدا کے خوف کے باعث باز رہے، اور وہ شخص جو اس طرح چھپ کر خیرات کرے کہ داہنے ہاتھ کی خبر بائیں ہاتھ کو نہ ہو۔

اس حدیث میں دراصل مومنوں کی وہ سات صفات بیان کی گئی ہیں جو قیامت کے روز کہ جب نفسا نفسی کا عالم ہوگا انہیں اللہ تعالیٰ کے رحمت کے سایہ میں جگہ دلانے کا موجب ہوں گی ہر مومن کو اپنے مرتبہ و مقام اور استعداد کے مطابق ان صفات سے متصف ہو کر ان خوش نصیبوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے جن کے لئے خدا نے مقدر کر رکھا ہے کہ وہ اس کی رحمت کے سایہ تلے آرام پائیں

تحریک جدید ایک تاریخی دور ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ھیں :-

" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگارِ زمانہ دور ہے جس کی تمام انبیاء و مرسلین نے حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی۔ اور اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت اسلام و اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں کو نظر آرہی ہیں۔ ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے "

عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد جملہ احباب جماعت کو سنا کر تمام اُن افراد کو بھی تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کریں جو تاحال اس عظیم الشان ثواب سے محروم ہیں

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا تربیتی جلسہ

امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد محترم مرزا عبد الحق صاحب کی آمد پر مورخہ ۲۴ مئی کو بوقت ساڑھے سات بجے شب احمدیہ ہال میں جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مرزا صاحب نے پیارے اور محبت بھرے لہجہ میں احباب کو سابق انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی شفقت اور پیار کی مثالیں بیان فرما کر تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے لئے جو کامیابیاں مقدر کی ہیں ان کے حصول کے لئے ہمارا حضور علیہ السلام کی تعلیم مندرجہ "کشتی نوح" پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ نیز بعض ایسے احمدی دوستوں کی ایمان افروز مثالیں بیان فرما کر وضاحت فرمائی جن کی زندگی احمدیت کی چلتی پھرتی تصویر تھی۔ اور جن کی زندگی غیروں کے لئے صحیح اسلامی اور احمدیت کی تعلیم کا عملی نمونہ تھی۔

محترم مرزا صاحب موصوف کی تقریر تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی جسے احمدی اور بعض غیر از جماعت احباب نے بڑے انہماک اور توجہ سے سُنا۔ بعد از دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر ثمرات پیدا کرے۔ آمین۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار نے ۹ مئی کو ہائی ویکمب ہسپتال میں گلے کا اپریشن کرایا تھا۔ جس کی وجہ سے ابھی تک درد کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین۔

(افتخار احمد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہائی ویکمب۔ انگلستان)

۲۔ ہمارے والد جناب میاں فضل دین صاحب بیمار ہیں اور اب کمزوری زیادہ بڑھ

رپورٹ کارگزاری لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ شہر و ضلع

سال رواں میں ابتدائی چار مہینوں (جنوری تا اپریل) میں گوجرانوالہ شہر و ضلع میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام کئی ایک تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔ ۱۴ اپریل کو حلقہ باغبان پورہ گوجرانوالہ شہر میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جسے محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے خطاب فرمایا مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بھی تقریر فرمائی۔ ۲۵ اپریل کو حلقہ سول لائن میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں خاتون مقررات کے علاوہ مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بھی خطاب فرمایا۔ ان دو جلسوں کے علاوہ سٹلائٹ ٹاؤن۔ اسلام آباد۔ نور آباد۔ اور گھنٹہ گھر کے حلقہ جات میں بھی تربیتی جلسے منعقد کئے گئے جن میں مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے تقاریر کیں۔ شہر کے علاوہ ضلع کے مندرجہ ذیل مقامات پر لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسوں میں مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر فرمائیں :-

۱۔ سوہاوا ڈھلواں	۲۔ مدرسہ چٹھہ	۳۔ وزیر آباد	۴۔ لوری والا
۵۔ سوہ کے	۶۔ فیروز والہ	۷۔ دولو والی	۸۔ تلونڈی موسیٰ خان
۹۔ کولو تارڑ	۱۰۔ حافظ آباد۔		

(فیروز والہ اور حافظ آباد میں عہدیداران لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ شہر یعنی نائب صدر اور جنرل سیکرٹری نے بھی خطاب فرمایا۔)

مندرجہ ذیل لجنات کی مستورات نے مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی تحریک پر وقف عارضی کے فارم پُر کئے۔

مدرسہ چٹھہ	۱۲	وزیر آباد	۷	لوری والا	۹	فیروز والا	۵
دولو والی	۳	تلونڈی موسیٰ خان	۱۲	شہر گوجرانوالہ	۲	ڈاہرانوالی	۱
مانگٹ اونچے	۴						

مندرجہ ذیل جماعتوں میں نئی لجنات قائم کی گئیں اور ان کے عہدیداران کا انتخاب کرایا گیا۔

سوہ کے۔ دولو والی۔ تلونڈی موسیٰ خان۔ کاموں کے۔

(سیدہ ام طارق سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

ہم تمام ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر محترم قائد مجلس جناب رانا محمد اشرف صاحب کی جواں سال اکلوتی ہمشیرہ کی وفات کی خبر سن کر بہت ہی مغموم ہیں۔ اور اس سانحہ عظیم میں ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور جملہ پسماندگان کو عموماً اور ضعیف العمر والدہ کو خصوصاً صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مرسلہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر)

گمشدہ رسید بک فضل عمر فاؤنڈیشن

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کی رسید بک نمبر ۳۲۵ جو جماعت احمدیہ قصور ضلع لاہور سے متعلق ہے گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی دوست کے علم میں یہ رسید بک آئے تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں نیز اس رسید بک پر آئندہ کوئی عطیہ ادا نہ کیا جائے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

گئی ہے احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر بشیر احمد مہر عبد اللہ۔ حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ خاکسار کے دونوں کان بند ہوئے ۵ سال ہو چکے ہیں۔ کافی علاج کرانے کے باوجود بھی کوئی آرام نہیں آیا۔ میرے کانوں کی یہ مرض پاکستان کے ڈاکٹروں کے نزدیک لاعلاج ہے تاہم کانوں کے پردے بالکل صحیح سلامت ہیں۔ اونچی آواز بھی سنائی نہیں دیتی۔ بہرہ پن ہونے کی وجہ سے خاکسار اور والدین سخت پریشان ہیں۔ احباب کرام سے قوت سماعت بحال ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد اکرم شاہد چک ۲۰۔ ضلع گجرات)

۴۔ میرا چھوٹا بھائی داؤد احمد چند دنوں سے بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (وحید احمد جماعت دہم۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارہویں تربیتی کلاس کی افتتاحی تقریب

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ غانا کی تقریر اور اجتماعی دُعا

پہلے روز ۲۰۸ مجالس کے ۳۳۳ خدام کی شرکت

ربوہ ۲۸ ہجرت۔ آج بعد نماز عصر پونے چھ بجے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے وسیع و عریض ہال "ایوان محمود" میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارہویں سالانہ تربیتی کلاس کا آغاز ہوگیا۔ کلاس کا افتتاح غانا (مغربی افریقہ) کے سابق مبلغ انچارج مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ کیا۔ اس تقریب میں متعدد بزرگان سلسلہ مبلغین اکرام اور احباب نے شرکت فرمائی۔

یہ امر خاص طور پر بہت خوشکن ہے کہ ملک کے طول و عرض سے مجالس خدام احمدیہ کے نمائندگان اس دفعہ کثرت کے ساتھ اس کلاس میں شرکت کر رہے ہیں۔ چنانچہ پہلے روز ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۰۸ مجالس کے ۳۳۳ نمائندگان موجود تھے۔ اتنی مجالس کی نمائندگی اس سے قبل کبھی کلاس میں نہیں ہوئی تھی۔ اور ابھی خدام کی آمد کا سلسلہ برابر جاری ہے امید ہے کہ اس تعداد میں ابھی خاصہ اضافہ ہوگا۔

افتتاحی کارروائی پونے چھ بجے شام تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو ڈرگ روڈ کراچی کے ایک خادم سلطان احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ بعدہ عبدالستار خان صاحب خوشاب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ پھر کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم بشیر احمد صاحب شمس نے رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں اس کلاس کے آغاز اور اس کی تدریجی ترقی اور اس کے نصاب اور پروگرام پر تفصیلی طور پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ اس کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے مہمان خصوصی محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ غانا کا مختصر الفاظ میں تعارف کرایا۔ اور آپ سے اس کلاس کا افتتاح کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ محترم کلیم صاحب نے تقریر فرمائی اور پھر اجتماعی دعا کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح ہوا آپ نے اپنی تقریر میں دینی جماعتوں میں نوجوانوں کی اصلاح اور تربیت کی اہمیت بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعدد و نہایت اہم اور قیمتی ارشادات پڑھ کر سنائے جو تربیتی کلاس سے متعلق بیش قیمت ہدایات اور نصائح پر مشتمل تھے۔ آخر میں آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس میں شامل ہونے والے جملہ خدام کو اس کلاس سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے اور پھر اپنے اپنے مقام پر واپس جاکر دوسرے خدام کو ٹریننگ دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ تقریر کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھارہویں تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔

"نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے اور اس ملک میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور سلسلہ کے کاموں کو مضبوطی سے چلانے کے لئے مجھے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ میں شروع سے بتاتا چلا آرہا ہوں کہ تحریک جدید کا کام وسیع کرنے کے لئے ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ اگر ساری جماعت اپنی ساری دولت بھی دیدے تب بھی اتنا روپیہ ہمارے ہاتھ میں نہیں آسکتا جس کے ذریعہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اگر ہم کام کر سکتے ہیں تو اس طرح کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں اور جو قلیل گزاروں پر جو ان کی حیثیت کے لحاظ سے قلیل ہوں کام کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پس میں آج پھر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہمت کریں آگے آئیں اور اس جوش کا ثبوت دیں جس کا اظہار وہ اس طرح کیا کرتے ہیں کہ ہم اپنی جانیں احمدیت کی عزت کی حفاظت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار کریں۔"

(الفضل ۸ر دسمبر ۱۹۴۴ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصدی ادائیگی کرنے والے احباب متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن بھائیوں اور بہنوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدہ کے ساتھ سو فیصدی ادائیگی بھی کر دی ہے اگر ان کے نام "الفضل" میں شائع نہ ہوئے ہوں تو مہربانی فرما کر ایسے اصحاب فردی کوائف پر مشتمل (نام۔ وعدہ۔ ادائیگی۔ کوپن نمبر معہ حوالہ تاریخ خزانہ انجمن احمدیہ) سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے نام اطلاع بھجیں تاکہ ریکارڈ مکمل کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول

الحمد للہ کہ اس مرتبہ ۱۶۸۰ انصار نے سہ ماہی اول کے امتحان میں شرکت کی۔ مکرم مولوی عبدالمجید صاحب کراچی اول اور مکرم علی محمد صاحب مسلم ساہیوال دوم رہے۔ امتحان کا نتیجہ اس مرتبہ بوجوہ ماہنامہ انصار اللہ میں شائع نہیں ہو سکے گا۔ البتہ ہر مجلس کو الگ الگ ارسال کیا جا رہا ہے

سہ ماہی دوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۱۳ احسان / جون کو منعقد ہوگا۔ تمام زعماء اعلیٰ / ناظمین اضلاع / ناظمین اعلیٰ سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ ارکین کو امتحان میں شریک کرانے کی کوشش فرمائیں۔ نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ کتاب نشان آسمانی (یہ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہے)
۲۔ تین معیار صداقت انبیاء — اس کے لئے دیکھئے ماہنامہ انصار اللہ بابت ہجرت/مئی ۱۹۷۱ء
۳۔ پانچ مشہور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام۔
۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند الہامی دُعائیں } یہ مجلس کے کتابچہ ہدایات میں درج کر دی گئی ہیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم بشارت احمد صاحب جمیل متعلم پی ایچ ڈی (امریکہ) کا نکاح مورخہ ۲ر مئی ۱۹۷۱ء کو محترم قریشی مقبول احمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن امریکہ نے عزیزہ [illegible] صاحبہ بی اے بنت چوہدری لطیف احمد صاحب مالک پاؤنیئر الیکٹرک کمپنی ملتان کے ساتھ [illegible] ہزار روپیہ حق مہر پر احمدیہ مشن ہاؤس واشنگٹن میں پڑھا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار عبدالہادی ناصر
(ابن محترم احمد دین صاحب جمیل مرحوم) از نیویارک امریکہ

درخواست دُعا

میرے والد ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام (آف قلعہ صوبہ سنگھ) طویل عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دُعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے

(والدہ زرتشت منیر احمد خان
لائل پور)

6366
بمکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
منیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
A/185 دہانٹہ ہاؤس مظفرگڑھ

منیجر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں۔ (منیجر)